روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ـــ شوال ۱۴۱۱ھ ، ۲۰۔ شہادت ۱۳۷۰ہش ، ۲۰۔ اپریل ۱۹۹۱ء | نمبر ۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت جس قدر بعض مقامات پر فروتنی اور انکساری میں کمال پر پہنچی ہوئی نظر آتی ہے۔ وہاں معلوم ہوتا ہے کہ اسی قدر آپ روح القدس کی تائید اور روشنی سے مؤیّد اور منوّر ہیں۔ جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی اور فعلی حالت سے دکھایا ہے۔ یہانتک کہ آپ کے انوار و برکات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ ابدالآباد تک اس کا نمونہ اور ظلّ نظر آتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۳۱-۱۳۲)

"میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزولِ بلا دُعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے اور عذابِ الٰہی سے اُن کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ میں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو۔ اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار، عذابِ الٰہی اور مصائبِ شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... (الانفال: ۳۴) اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذابِ الٰہی سے تم محفوظ رہو، تو استغفار کثرت سے پڑھو۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۳۴)

نظارت تعلیم ربوہ کے شعبہ امداد طلباء کے تحت مستحق نادار اور یتیم طلباء کو تعلیمی وظائف دئیے جاتے ہیں۔ صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ اپنے عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

سچائی

"...خدا تعالیٰ اپنے دین کی اشاعت کے لئے جھوٹ اور فریب کا محتاج نہیں۔ ہر چیز اس کے حکم کے تابع ہے۔ وہ اپنے حکم سے دین کی اشاعت کرتا ہے نہ یہ کہ بندے کے فریب سے۔ اس میں یہ اخلاقی نکتہ ہے کہ مقصد کی سچائی ہمیں اس بات کا مجاز نہیں بنا دیتی کہ ہم اس کے حصول کے لئے جھوٹے ذرائع اختیار کریں۔ مقصد خواہ کتنا ہی اعلیٰ ہو ذرائعِ حصول بھی اعلیٰ ہونے چاہئیں۔

افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بہت سے لوگ اس صداقت سے نابلد ہو رہے ہیں۔ اور عام طور پر دنیا میں یہ وبا پھیل رہی ہے کہ سچائی کی خاطر جھوٹ بولنا جائز ہے۔ حالانکہ وہ سچائی ہی کیا جو جھوٹ کے بغیر غالب نہ آسکے۔ ص ۱۱ ء ۳

اگر آپ کے خط پر آپ کا پتہ موجود ہو۔ بجائے لفافہ پر ہونے کے تو آپ کا پتہ دفتر میں بہتر طریق پر محفوظ رہے گا۔ لفافہ تو پھینک دیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات خط پڑھنے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ اس پر لکھنے والے کا نام تو ہے پتہ موجود نہیں ہے۔ اس طرح بعض اوقات تشخص قائم کرنے یا جواب دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔ ـــــ ادارہ

دُعا تدبیر کا ایک لازمی حصہ ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بڑے لطیف پیرایہ میں ہمیں بتایا ہے کہ دعا بھی ایک تدبیر ہی ہے۔ اور جب مادی تدبیر ہم انتہاء کو پہنچا دیتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مادی تدبیر کے لحاظ سے جو احکام جاری کئے۔ جو قانون وضع کئے تھے وہ تدبیر تو ہم نے کمال کو پہنچا دی لیکن یہ ایک مومن کا دل کہتا ہے کہ اب بھی مجھے میرے ربّ رحیم کی ضرورت ہے اور وہ دعا کرتا ہے کہ اے میرے رحیم خدا میری تدبیر کے بہتر نتائج نکال۔ پس ایک مومن کے لئے کوئی تدبیر مکمل نہیں ہوتی۔ جب تک دعا اس کا جزوِ لازم نہیں ہوتا۔ پس رحیمیت کے ساتھ عاجزانہ پُرسوز دعاؤں کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو انسان مشرک بن جائے۔ اگر وہ یہ سمجھے کہ مادی تدبیر کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کی ضرورت نہیں تو وہ مشرک بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ تو بتایا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں دنیا میں کہ اگرچہ وہ ہم پہ ایمان نہیں لاتے اور نہ ہماری معرفت رکھتے ہیں لیکن دنیا کمانے کے لئے جو دنیوی تدابیر وہ اختیار کرتے ہیں ان میں ہم انہیں کامیاب کر دیتے ہیں اور اس ورلی زندگی کا آرام و آسائش انہیں حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سعی اور کوشش میں بھی دعا مخفی ہوتی ہے۔ لیکن خدا کا ایک مومن بندہ صرف اس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ اس نے تدبیر کی اور خدا تعالیٰ کی رحیمیت نے اس کی تدبیر کو صرف اس دنیا میں کامیاب کیا اور اُخروی دنیا میں اس کے لئے اس کے نتیجہ میں کوئی ثواب مقدر نہیں کیا۔ کیونکہ ایک مومن جانتا ہے کہ چونکہ اُخروی زندگی یقینی ہے اس لئے ایک تسلسل زندگی کا ہے۔ موت تو ایک پردہ ہے۔ گرا رہتا ہے۔ پھر اُٹھ جاتا ہے۔ پھر انسان دوسری دنیا میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب تک اسے یہ یقین نہ ہو۔ کہ میری زندگی کا تسلسل خدا کی رحمت کے سائے میں رہے گا اسے حقیقی آرام حاصل

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰۔ شہادت ۱۳۷۰ ہش　　۲۰۔ اپریل ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں:

۱۔۔۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رحم دو قسم کا ہوتا ہے۔ اوّل رحمانیت اور دوسرا رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔

۲۔۔۔ دنیا کی گورنمنٹ کبھی اس امر کا ٹھیکہ نہیں لے سکتی کہ ہر ایک بی۔اے پاس کرنے والے کو ضرور نوکری دے گی۔ مگر خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ۔ کامل گورنمنٹ اور لا انتہاء خزائن کی مالک ہے۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں کوئی عمل کرنے والا ہو وہ سب کو فائز المرام کرتا ہے اور نیکیوں اور حسنات کے مقابلہ میں بعض ضعفوں اور سقموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے۔

۳۔۔۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر سوچتا ہے تو اس کی امید کس قدر وسیع ہو جاتی ہے۔

۴۔۔۔ ہر نفع اور سود حقیقی اور ذاتی طور پر خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے کیونکہ تمام محامد اسی کے لئے سزاوار ہیں۔ پس ہر نفع اور سود میں خدا تعالیٰ ہی کو مقدّم کرو۔ اس کے سوا کوئی کام آنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے اگر خلاف ہو تو اولاد بھی دشمن ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔

۵۔۔۔ روح کی صلاحیت کا مدار بھی اعتدال پر ہے اسی کا نام قرآن شریف کی اصطلاح میں الصراط المستقیم ہے۔ صلاح کی حالت میں انسان محض خدا کا ہو جاتا ہے۔

۶۔۔۔ عبادت کے لئے تکمیل عمل ضروری شے ہے۔ ورنہ وہ محض ایک کھیل ہوگا کیونکہ درخت اگر پھل نہ دے خواہ وہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو، مفید نہیں ہو سکتا۔

۷۔۔۔ حدیث میں آیا ہے جس کے پاس زمین ہو۔ اور وہ اس کا تردّد نہ کرے تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔

۸۔۔۔ اس بات کو ہرگز نہ بھولنا چاہیئے کہ جہاں انسان ابتلاء میں پڑتا ہے وہ فعل خدا کے ارادہ سے موافق نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو اپنی رضا کے مطابق بنا دے۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔

۹۔۔۔ صراطِ مستقیم کے منازل کے لئے قوائے سلیم سے کام لے کر استعانتِ الٰہی کو مانگنا چاہیئے۔

۱۰۔۔۔ ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ زندہ نمونے بھیجتا ہے۔

جتنا بچا، بچا تو لیا ہے عراق کو
صدّام کو اب اتنا بُرا بھی نہ جانئے
بربادیوں سے جنگ میں ہوتا ہے کب گریز
ہے سب کا تجربہ یہی، اتنا تو مانئے

ابوالاقبال

اُٹھو! اُٹھ کے دیکھو زمانے کی حالت　　کہ اب ہر طرف چھا رہی ہے جہالت
تمہیں پر ہے اب انحصارِ کفالت　　تمہیں کچھ سنوارو گے اب اسکی حالت

اُٹھو احمدیت کے اے پاسبانو!
اُٹھو نوجوانو!! اُٹھو نوجوانو!!

اگر آج تم نے نہ اس کی خبر لی　　یقیں جان لو پھر یہ برباد ہوگی!
نہ جانو گے پھر تم یہ دنیا کہاں تھی　　نہ ڈھونڈے سے ہرگز تمہیں یہ ملے گی!

اُٹھو احمدیت کے اے پاسبانو!

تمہیں نے زمانے کو ہے اب جگانا　　تمہیں نے ہے سرِ حقیقت بتانا!!
تمہیں نے ہے گرتے ہوؤں کو اُٹھانا　　تمہیں نے ہے ہر رسمِ بد کو مٹانا

اُٹھو احمدیت کے اے پاسبانو!

جوانی یہ کس کام کی ہے جوانی؟　　اگر دین کی بات کوئی نہ مانی
حقیقت اگر آج تم نے نہ جانی　　مٹا دے گی دنیا تمہاری کہانی

اُٹھو احمدیت کے اے پاسبانو!

ہوئے جاؤ قربانِ سالارِ ملّت　　خدا سے محبّت ہے اس سے محبّت
یہی ہے وفا اور یہی ہے اطاعت　　اسی سے ملے گا تمہیں جامِ وحدت

اُٹھو احمدیت کے اے پاسبانو!

تم احکامِ مذہب سے غافل نہ رہنا　　سہے جاؤ بے داد اُف تک نہ کہنا
کبھی غرۂ اوج میں تم نہ بہنا　　کہ سادہ مزاجی ہے انساں کا گہنا

اُٹھو احمدیت کے اے پاسبانو!

طبیعت کی رنگینیاں چھوڑ دو تم　　حوادث کا ٹکرا کے منہ موڑ دو تم
علائق زمانے کے سب توڑ دو تم　　خدا کے تعلق کو پھر جوڑ دو تم

اُٹھو احمدیت کے اے پاسبانو!

ٹپکتا ہو اخلاق ہر ایک خُو سے　　کرو زیر ہر ایک کو گفتگو سے
تحمل سے پیش آؤ اپنے عدو سے　　پنپ جائے ملت تمہارے لہو سے

اُٹھو احمدیت کے اے پاسبانو!

سمائے نہ آنکھوں میں تاجِ حکومت　　نہ مرعوب تم کو کرے کوئی رفعت
محبّت ہو لیکن خدا سے محبّت　　ہر اک کام کے وقت ہو نیک نیّت

اُٹھو احمدیت کے اے پاسبانو!

بڑھے جاؤ فضلِ خدا کے سہارے　　کہ سالار فضلِ عمر ہیں تمہارے
جو پھینکے عدو دشمنی کے شرارے　　تو وہ آکے چُومیں گے پاؤں تمہارے

اُٹھو احمدیت کے اے پاسبانو!

یہ دنیا محبّت کی دنیا نہیں ہے　　صد افسوس! اس در پہ اپنی جبیں ہے
یہ سمجھے ہوئے ہو کہ رہنا نہیں ہے　　یہ فانی ہے دار البقاء تو نہیں ہے

اُٹھو احمدیت کے اے پاسبانو!
اُٹھو نوجوانو!! اُٹھو نوجوانو!!

نسیم سیفی

(ماہنامہ "المبشر" قادیان میں نومبر ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقینِ عمل

احمدیت کی ترقی کے ساتھ دینِ حق کی ترقی اور دینِ حق کی ترقی کے ساتھ دنیا کی ترقی وابستہ ہے اور احمدیت کی ترقی کے لئے دو کام کرنے نہایت ضروری ہیں ایک تعلیم و تربیت کا اور دوسرا (دعوت الی اللہ و اشاعت کا) ان کے بغیر نہ جماعت پھیل سکتی ہے اور نہ اس کے پھیلنے کا کوئی فائدہ ہے۔ یعنی دعوت الی اللہ کے بغیر جماعت کی ترقی نہیں ہو سکتی اور صحیح تربیت کے بغیر احمدیت کا پھیلنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ فرض کرو احمدی ساری دنیا میں پھیل جائیں۔ مگر مذہبی، سیاسی، اقتصادی تمدنی اور تعلیمی ماحول وہی رہے جو پہلے تھا تو ایسی احمدیت کے پھیلنے کا فائدہ کیا اور اگر احمدیوں میں وہ روح نہ ہو جو دینِ حق پیدا کرنا چاہتا ہے اور ایک ظالم کی بجائے دوسرا ظالم کھڑا ہو گیا تو اس سے بنی نوع انسان کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ پس تعلیم اور تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریکِ جدید میں مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس، خود ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک، غریبوں کی امداد، بورڈنگ تحریکِ جدید اور ورزش وغیرہ کا کام تجویز کئے گئے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔ بعض تو موجودہ صورت میں ہی قابلِ عمل رہیں گی۔ اور انہیں کسی وقت میں بھی چھوڑا نہیں جا سکتا۔ لیکن بعض حالات کے ماتحت کچھ تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔ عملی طور پر بعض حصوں کے متعلق مجلس خدام الاحمدیہ جدوجہد کر رہی ہے۔ اور جہاں تک اس کے ایک سال کے کام کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نے نہایت شاندار کام کیا ہے اور اگر وہ اسی طرح استقلال کے ساتھ کام جاری رکھے اور نہ صرف اپنے موجودہ معیار کو قائم رکھے بلکہ اسے بڑھاتی چلی جائے تو وہ ایک عمدہ نمونہ قائم کر سکتی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے کام کے اثرات صرف موجودہ زمانہ کے لوگوں تک ہی محدود نہیں رہیں گے بلکہ اگر وہ اسی خوش دلی اور اخلاص کے ساتھ کام جاری رکھیں گے تو آئندہ نسلوں تک ان کے نیک اثرات جائیں گے اور جس طرح آج صحابہؓ کا ذکر آنے پر بے اختیار رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا فقرہ زبان سے نکل جاتا ہے۔ اسی طرح ان کا نام لے کر آئندہ آنے والی نسلوں کا دل خوشی سے بھر جائے گا۔ اور وہ ان کی ترقیِ مدارج کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ وہ جس کام کو شروع کریں اسے استقلال سے کرتے چلے جائیں۔ جو شخص بھی اس جدوجہد میں کھڑا ہو گا۔ وہ گر جائے گا۔ اور سلامت وہی رہے گا۔ جو اپنے قدم کی تیزی میں کمی نہیں آنے دے گا۔ مجلس خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی فوج ہے اور میں امید کرتا ہوں لوگ زیادہ سے زیادہ اس فوج میں داخل ہوں گے اور اپنی عملی جدوجہد سے ثابت کر دیں گے۔ کہ انہوں نے اپنے فرائض کو سمجھا ہوا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء)

خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء میں فرمایا:

ہٹلر جو جرمنی کا ڈکٹیٹر ہے اس نے کئی سال ہوئے جب کہ ابھی وہ برسرِ اقتدار نہیں آیا تھا۔ ایک کتاب لکھی تھی۔ اس کا نام ہے "میری جدوجہد"۔ اس کتاب میں اس نے اپنے اغراض اور اپنی کوششوں کے مقاصد بیان کئے ہیں۔ یہ ایک نہایت عجیب اور لطیف کتاب ہے۔ میں مدت سے اس کی تلاش میں تھا۔ مگر مجھے ملتی نہ تھی۔ اب تو دو تین سال سے یہ کتاب ہندوستان میں آئی ہوئی ہے۔ مگر اتفاق ہے یہ کتاب مجھے نہ ملی اب کے جو میں لاہور گیا تو یہ کتاب مجھے مل گئی۔ اور میں نے اسے پڑھا۔ مجھے اس کتاب کے ایک فقرے سے گو وہ حقیقت کو ذہن میں رکھ کر لکھا گیا معلوم نہیں ہوتا مجھے بہت ہی مزہ آیا۔ کیونکہ اس میں احمدیت کی طاقت کا اقرار کیا گیا ہے۔ ہٹلر اس کتاب میں عیسائیوں کے متعلق لکھتا ہے کہ وہ سخت غلط راستہ پر چل رہے ہیں اور وہ حکومتوں کو اس بات پر مجبور کر رہے ہیں کہ وہ گرجاؤں کے معاملہ میں دخل دیں۔ کیونکہ گرجا کے ارباب عقل سے کام نہیں لے رہے اور خواہ مخواہ حکومتوں کے معاملات میں دخل دے رہے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مذہب کو سیاسیات کا ہتھیار کیوں بنایا گیا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ مذہب کو مذہب کی حدود میں رکھتے انہوں نے اسے سیاسی قوت کے حصول کا ایک ذریعہ بنا لیا ہے۔ اور انہی اغراض کے ماتحت لاکھوں مشنری ایشیا اور افریقہ میں پھیلا رکھے ہیں۔ تاکہ ان کو سیاسی اقتدار حاصل ہو اور اس امر کا خیال نہیں کیا جاتا کہ کروڑوں عیسائی خود یورپ میں دہریہ ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے انہیں سچے مذہب کی اشاعت کی فکر نہیں بلکہ سیاسی طاقت کے حصول کی فکر ہے۔ اگر انہیں یہی خواہش ہوتی کہ لوگوں کو سچے مذہب کا راستہ بتایا جائے۔ تو انہیں چاہیئے تھا کہ بجائے غیروں کے وہ اپنوں کی فکر کرتے۔ مگر وہ اپنوں کی تو فکر نہیں کرتے اور دوسروں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مذہب ان کے مدِ نظر نہیں۔ پھر اس کے ساتھ ہی وہ لکھتا ہے کہ گو یہ ایشیا اور افریقہ میں اپنا مذہب پھیلانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر ایشیا اور افریقہ میں بھی ان کی کوششیں ناکام ہو رہی ہیں۔

میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی اور پھر جماعتوں کے پریذیڈنٹوں، سیکرٹریوں اور دوسرے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں۔ اسی طرح ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس میں داخل کریں۔ تا ان کی اچھی تربیت ہو۔ جب تک ماں باپ اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری اس طرف توجہ نہیں کریں گے جب تک وہ خدام الاحمدیہ کو کوئی اور چیز سمجھیں گے اور اپنے آپ کو کوئی اور چیز سمجھیں گے۔ اس وقت تک پوری کامیابی نہیں ہو سکتی۔ پس ضروری ہے کہ ماں باپ بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور جماعتیں بھی اپنے فرض کو سمجھیں اور جو لوگ اس میں داخل نہیں۔ انہیں مجبور کریں کہ وہ اس میں داخل ہوں اور جو داخل ہو چکے ہیں۔ ان کی نگرانی کریں۔ کہ آیا وہ پروگرام کے مطابق عمل کرتے ہیں یا نہیں۔

عورتوں کی تربیت کے لحاظ سے میں نے اس کی دوسری شاخ لجنہ اماء اللہ کے نام سے قائم کی ہوئی ہے۔ یہ لجنہ صرف دو جگہ اچھا کام کر رہی ہے۔ ایک قادیان میں۔ دوسرے سیالکوٹ میں۔ قادیان میں لجنہ کا زیادہ تر کام جلسے کروانا۔ سلسلہ کے کاموں سے عورتوں کو واقف رکھنا صنعت و حرفت کی طرف غریب عورتوں کو متوجہ کرنا اور انہیں کام پر لگانا ہے۔ یہ کام گو آہستہ آہستہ ہو رہا ہے۔ لیکن اگر استقلال اور ہمت سے اس کام کو جاری رکھا گیا تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ بیواؤں اور یتامیٰ کا مسئلہ حل کرنے میں کسی دن کامیاب ہو جائیں گی۔ لجنہ کے اس کام میں تاجروں کی امداد کی بھی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیئے کہ لجنہ جو چیزیں بنوائے وہ انہیں بیچ دیا کریں۔ اس میں ان کا بھی فائدہ ہو گا۔ کیونکہ آخر وہ نفع ہی پر بیچیں گے اور غرباء کا بھی فائدہ ہے کہ ان

باقی صفحہ ۵ پر

مکرم محمد احمد صاحب مظہر

فنِ وکالت

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ فرماتے ہیں۔

میرے والد صاحب (وفات یافتہ) قدیم ترین (رفقائے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) میں سے تھے۔ ۱۹۱۵ء میں خاکسار نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا تو والد صاحب نے مجھے فرمایا کہ آئندہ تم نے جو کام کرنا ہو یا جو تعلیم حاصل کرنی ہو حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے مشورے سے کیا کرو۔" مجھ سے ان باتوں کا اب کوئی واسطہ نہیں ہے"۔

خاکسار اس مشورہ پر عمل کرتا رہا اور جب ۱۹۱۹ء میں میں نے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا تو آئندہ کے لئے حضور سے مشورہ لینا چاہا۔ اور اس غرض کے لئے قادیان پہنچا۔ اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آپ نے فرمایا خود تمہارا کیا ارادہ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ انگریزی کا ایم۔ اے کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ نہیں۔ ہمیں آئندہ وکلاء کی بہت ضرورت پیش آئے گی۔ اسی لئے تم وکالت کا امتحان پاس کرو۔ اس وقت جماعت کے اندر میرے علم میں کل چار پانچ وکیل تھے۔

جماعت کو جو واقعات بعد میں پیش آئے ان سے ثابت ہوا کہ حضور کی فراست اور دور اندیشی خداداد تھی اور سلسلے کی تاریخ گواہ ہے کہ بہت سی مہمات اور تحریکات میں سلسلہ کے وکلاء کو اللہ تعالیٰ نے خدمت کرنے کا موقعہ دیا اور جس نے بھی سلسلہ کی خدمت کی اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے شاملِ حال رہا۔ یہ بہت وسیع مضمون ہے اور یہاں پر اس کی تفصیل بیان کرنے کا موقعہ نہیں ہے۔

بہر حال حضور کے مشورہ کے مطابق خاکسار نے کپورتھلہ میں وکالت کا کام شروع کرنا چاہا تو میں اس پیشہ کی مکروہات سے بہت ہی خائف تھا اور اس خوف کا اظہار میں نے حضور کی خدمت میں ایک خط کے ذریعہ سے کیا۔ حضور نے میرے خط کا جو جواب دیا وہ درج ذیل ہے۔

برادرم مکرم (—)

حضور نے آپ کے خط پر فرمایا" میں دعا کروں گا خدا تعالیٰ آپ کو رزق حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرا خیال ہے کہ کو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جرائد و رسائل

پندرہ روزہ المصلح کراچی

المصلح کا نام تو آپ نے بہت پہلے سے سن رکھا ہوگا۔ اس لئے کہ آج سے ۴۰ سال پہلے کراچی ہی سے ایک ہفتہ وار رسالہ شائع ہوتا تھا جس کا نام المصلح تھا۔ بعد ازاں جماعتی ضروریات کے پیش نظر اسے روزنامہ بنا دیا گیا اور وہ کچھ عرصہ روزنامہ کی حیثیت سے شائع ہوتا رہا۔

موجودہ دور میں المصلح کراچی کو پندرہ روزہ کی حیثیت سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کے ایڈیٹر محمد یاسین صاحب لکھنوی مقرر ہوئے ہیں اور اس کا شمارہ نمبر ۱، ۲ (ایک ہی جلد میں) اس وقت ہمارے سامنے ہے۔

اس شمارے میں اداریہ میں کہا گیا ہے "ہر قسم کی تعریف و توصیف کا سزاوار وہ وحدہٗ لاشریک ذات ہے جو کل جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بعد شکر آج ہم ایک نئے پندرہ روزہ رسالہ "المصلح" کا آغاز کر رہے ہیں۔ رسائل کے انبوہ کثیر میں نئے پندرہ روزہ رسالے کا اضافہ بادی النظر میں کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا لیکن ہم بڑے وثوق سے اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ اپنے عظیم اغراض و مقاصد کے ساتھ یہ اضافہ دنیائے ابلاغ میں ایک انقلابی قدم ہوگا۔ معاشرے میں حسن و قبح اور خوب و زشت کا تصور زمانے کے اجتماعی حالات کے پروردہ مزاج کا عکس ہوا کرتا ہے۔ اس طرح حقائق کے روشن چہرے پر وقت کی گرد کی تہیں اصل منظر کو نگاہوں سے ہٹاتی رہتی ہیں۔ قول و فعل میں تضاد بڑھنے لگتا ہے۔ اور معاشرے میں ایسی باتیں رائج اور قابل فخر و مباہات سمجھی جانے لگتی ہیں جو اولاً قابل گردن زدنی ہوتی ہیں۔ بزرگ سینہ بہ سینہ اصل اقدار حیات نسل نو کو منتقل کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ مگر تلقین عمل کے ساتھ نمونہ، درد دل اور دعا کا اثر کم ہونے لگتا ہے۔ اس طرح ایک مسلسل انحطاط غیر محسوس طور پر آئینہ دل کو گجلاتا رہتا ہے۔ اس لئے (اگر اللہ نے چاہا تو) المصلح اس اندھیرے میں روشنی کا مینار ثابت ہوگا۔ المصلح زمانے کے اثرات سے چھا جانے والی آلودگی کی تہہ صاف کر کے اصل حقائق کا نور پھیلائے گا۔ المصلح وہ سفید پرچم امن ثابت ہوگا۔ جس کے سائے میں ہر مسلک و فکر کا انسان بغیر جانبداری سے اپنے خیالات پیش کر سکے گا۔ المصلح وقت کے ساتھ چلنے کی بجائے وقت کو ساتھ لے کر چلے گا۔ المصلح کے دروازے ہر صالح فکر انسان کے لئے کھلے ہیں کیونکہ یہ انسانیت کی خدمت کا عزم لے کر آغاز سفر کر رہا ہے۔ اس کا موٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ہوگا۔

ہمیں اس بات سے ایک گونہ مسرت حاصل ہوئی کہ اس میں آئندہ شائع ہونے والے مضامین کا تناظر خاصا وسیع ہے مثلاً پالیسی میں جن مضامین کا ذکر کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ فی الوقت بنیادی مذہبی اختلافی مسائل پر مضامین حتی الامکان شائع نہ ہوں گے البتہ بعض غیر بنیادی مسائل کے بارے میں جماعت احمدیہ کے مسلک پر مبنی مضامین شائع ہوں گے۔ مثلاً زمین پر حیات انسانی کی ابتدا، ملائکۃ اللہ، شیطان، ابلیس جن، دجال، یاجوج ماجوج، ناسخ اور منسوخ، آیات قرآنی، جہاد و قتال، اخلاقیات، سزائیں اور نظام تعزیر، غلامی آزادی ضمیر، عربی زبان کا ام الالسنہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔

مذکورہ موضوعات پر جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے ماخوذ مضامین۔ ان کے بارے میں زمانہ قدیم اور زمانہ حال کے علماء کی تصنیفات سے ماخوذ مضامین یا مختلف انسائیکلوپیڈیاؤں سے ماخوذ مضامین شائع ہو سکیں گے۔

۲۔ مذاہب عالم کی تعلیمات کا تقابلی جائزہ۔

۳۔ اہل اسلام کے گروہی۔ لسانی اور فرقہ وارانہ مسائل اور ان کے نام پر تشدد اور خون ریزی تاریخی مواد اور تازہ خبروں کے حوالے سے سیاسی اور مذہبی لیڈروں کے بیانات میں تضاد اور ان کے ماضی اور حال کے بیانات میں تضاد۔

۴۔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں جھوٹی خبروں اور عقائد کے بارہ میں تردیدی مضامین

۵۔ بیرون ہندو پاکستان جماعت کی دعوت الی اللہ اور خدمت خلق کی مساعی

۶۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں ملکی اور عالمی سطح کے مشہور مصنفین، دانشوروں اور سیاسی لیڈروں کی رائے اور تبصرے۔ بصورت مخالفانہ تبصروں کے ان کے جوابات پر مبنی مضامین۔

۷۔ اندرون و بیرون پاکستان تعلیم و تربیت روزگار، چھوٹی اور بڑی سرمایہ کاری کے بارہ میں۔

۸۔ معلوماتی مضامین۔ درآمد و برآمدی تجارت کے متعلق معلومات، جو جماعت کے کاروبار میں مددگار ہو سکیں۔

۹۔ ملکی اور عالمی سطح پر جماعت احمدیہ کی ملت اسلامیہ کی خدمات۔

۱۰۔ سائنسی تیکنیکی اور طبی دریافتیں۔

۱۱۔ علاج معالجے میں طبی مشورہ۔

۱۲۔ ملکی اور غیر ملکی کھیلوں کے مقابلے

۱۳۔ اعلیٰ پایہ کے ملکی، علاقائی اور عالمی سطح کے جریدوں اور اخبارات سے ترجمہ کئے ہوئے ایسے مضامین جو جماعت کے لئے حالیہ دور میں دلچسپی کا باعث ہوں۔ یا کسی لحاظ سے جماعت کے لئے مفید تصور ہوں۔

۱۳۔ اردو ادب کے میدان میں مضامین منظوم کلام، مصنفین اور شعراء کے تذکرے اردو اور انگریزی کتب پر تبصرے جو کہ جماعت کے لئے دلچسپی رکھتے ہوں۔

نصیحت آموز لطیفے اور اقتباسات معاشرتی مسائل اور ان کا حل۔

شمارہ نمبر ایک اور دو میں کون سے مضامین شامل ہیں؟ سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چند اشعار جن کا عنوان برکات محبت و عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا ہے۔ اداریے کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کا پیغام جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ المصلح سے دور ثانی کا آغاز ہو رہا ہے اصلاح و تجدید وفا کا عزم ہے کہ اس نئے سورج کا طلوع سب کو مبارک ہو۔ رو بزوال معاشرہ میں مایوس انسانوں کو آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کر اور دست دعا پھیلا کر المدد۔ المدد! اے خدا المدد! کہنے پر مجبور کر دیا ہے۔ مگر یہ حقیقت فراموش کر دی ہے کہ خدا تعالیٰ صرف ان قوموں کی حالت تبدیل کرتا ہے جو خود اپنی حالت بدلنا چاہیں۔

پیغام کے بعد "قائد اعظم کا پاکستان" محترم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر کے قلم سے ایک مضمون شائع کیا گیا ہے۔ جس کے بعد امتہ الباری ناصر کی ایک نظم شہر آشوب اور شاید انہی کے قلم سے لکھی گئی جھلکیاں یہ ہیں مشتملات جلد اول کے شمارہ ایک اور دو کے۔ امید ہے احباب جماعت رسالے کی خوب خوب سرپرستی فرمائیں گے۔ اور جلد ہی رسالے کا حجم بھی زیادہ ہو جائے گا۔ (فی الحال پہلا اور دوسرا شمارہ آٹھ صفحات پر مشتمل ہے) اور اس کے مضامین میں وہ تنوع جس کا اغراض و مقاصد میں ذکر کیا گیا ہے۔ جلد ہی سامنے آنے لگے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

ریویو آف ریلیجنز فروری ۱۹۹۱ء

اس شمارہ میں اداریہ، ماحولیاتی بحران پر ہے اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک بیان جو دنیا کے لیڈروں سے اپیل کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اس اپیل کا تعلق گلف کے حالات سے ہے اور یہ بطور "پریس ریلیز" شائع ہوا ہے۔ اسی طرح حضور انور کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ نومبر ۱۹۹۰ء اس اشاعت میں شامل ہے۔ محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد اور مسٹر ہیلیے رتھن کی خط و کتابت جو مسٹر رتھن کی کتاب اے سیٹینک افیئر (A SATANIC AFFAIR) سلمان رشدی اینڈ دی ریج آف اسلام (SALMAN RUSHDI AND THE RAGE OF ISLAM) کے اس حصے کے متعلق ہے جس میں اس نے غلط فہمی کی بنا پر احمدیت کے متعلق بعض غلط باتیں کہہ دی ہیں۔ چنانچہ اس خط و کتابت کے نتیجے میں مصنف موصوف نے اقرار کیا ہے کہ انہوں نے جن ذرائع سے یہ معلومات حاصل کی تھیں وہ ثانوی تھے۔ اور اس لئے ان میں غلطی کا امکان تھا۔

اس کے بعد ایک مختصر سی تحریر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے روحانی تعلق کے ساتھ ہے۔ اس تحریر کے بعد مسٹر کیتھ موؤکن (MOAKKAN) کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جو حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے سوانح حیات پر مشتمل ہے۔

ہمارے پرانے انگریز ابی مسٹر بشیر احمد آرچرڈ نے "گول آف لائف" یعنی زندگی کا ہدف پر مضمون تحریر فرمایا ہے اور جیسا کہ ان کی اکثر تحریروں سے ثابت ہوتا ہے یہ مضمون بھی خدا کے فضل سے روحانی اقدار سے معمور ہے۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے نام سے منسوب "اسلامی ثقافت کی اخلاقی بنیاد" کا پہلا حصہ شامل کیا گیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک فارسی نظم کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ جس کا عنوان ہے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ محترم جلیل احمد صاحب اکبر کے ایک مضمون کا دوسرا حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شامل اشاعت ہے ۔ اس حصے کا تعلق اسلام سے پہلے کے زمانہ جاہلیت سے تجزیے سے ہے ۔ آخری مضمون دعا سے متعلق ہے اور اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے ۔

یہ ہیں مشتملات ریویو آف ریلیجنز کے فروری ۱۹۹۱ء کے شمارے کے ۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی یہ بات شائع کرتے رہے ہیں اس رسالہ کے حصول کے لئے احباب بیت الفضل لندن ۱۶، گریسن ہال روڈ لندن ایس ڈبلیو ۱۸ ـ ۵، یو۔کے انگلینڈ سے رجوع کریں ۔ اس کا سالانہ چندہ ۱۵ پاؤنڈ سٹرلنگ ہے ۔

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ خالد ربوہ کا اپریل ۱۹۹۱ء کا شمارہ زیر نظر ہے ۔ یہ واحد احمدی رسالہ ہے جو پاکستان میں کمپیوٹر پر کمپوز ہوتا ہے ۔ اب خدا کے فضل سے پہلے سے زیادہ دیدہ زیب ہوتا جا رہا ہے ۔ ٹائٹل کے اندرونی پہلے صفحہ پر حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات ، "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" کے عنوان سے دئے گئے ہیں ۔ اداریہ "افسوس دن بہار کے یونہی گذر گئے" رمضان کے متعلق ہے اور کہا گیا ہے کہ ہمیں اس ماہ میں یہ سب کچھ حاصل کرنا ہے اس کی ساری برکتوں کو سمیٹنا ہے ۔ خدا کی رضا کو پانا ہے ۔ اس مبارک ماہ رمضان کے اب تھوڑے ہی دن باقی رہ گئے ہیں نہ معلوم آئندہ رمضان کس کو نصیب ہوگا ۔ اور کس کو نہیں ۔ ان دنوں سے خوب خوب فائدہ اٹھائیں ۔ ایسا نہ ہو بعد میں بعد حسرت یہ کہنا پڑے "افسوس دن بہار کے یونہی گذر گئے" ۔

اس سے آگے سیدنا حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید فرمودہ ۱۲، جولائی ۱۹۸۳ء بمقام بیت الاقصیٰ ربوہ عنوان ہے "عید کیسے منائیں" یہ اس خطبے کے چند اقتباسات پر مشتمل ہے ۔ اس کے بعد مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر کا ایک نہایت اہم مضمون "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کتب مقدسہ میں" شامل کیا گیا ہے ۔ اور اس مضمون کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعا کے بارے میں ارشادات جنہیں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے مرتب کیا ہے ۔ اس مضمون کے ذیلی عناوین درج ذیل ہیں ۔

دعا سے قبل حمد و ثناء ۔ دعا میں رقت پیدا کرنے کا طریق ، دعا اپنی زبان میں ، غیر اللہ سے دعا ، دعا سے قبل اسباب کو عمل میں لانا ، ردّ دعا میں حکمت ، دعا میں صبر و استقلال ، دعا میں جلدی کی مثال ، دعا میں استقلال کی مثال ، دعا میں تھکنا نہ چاہیئے ۔

اس مضمون کے بعد مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر (وقف جدید) نے ۱۹۹۰ء میں سائنس کی ترقی کا ایک جائزہ پیش کیا ہے ۔ مضمون نہایت معلوماتی ہے اور اس میں ۱۹۹۰ء میں سائنسی ترقی ، جینی جراحی ، ملیریا کا ٹیکہ ، ہبل خلائی دوربین ، خلائی جہاز ، سپر کنڈکٹر ، زمین کا درجہ حرارت خوراک اور اس کی حفاظت ، تیسری دنیا کے ممالک کی سائنسی ترقی پر ڈاکٹر عبدالسلام کا تبصرہ شامل ہیں ۔

غزل ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی شامل اشاعت ہے ۔ "کھیل کے میدان سے" مکرم طارق محمود ناصر صاحب صدر شمالی ربوہ کا مضمون بھی نوجوانوں کی خاص دلچسپی کا باعث ہے ۔ اس میں کرکٹ ۔ سری لنکا بمقابلہ نیوزی لینڈ ، سکواش کے متعلق خبریں اور وکیل الدیوان صاحب تحریک جدید کی طرف سے چند اہم باتیں بابرکت الٰہی تحریک سے متعلق ۔

احمدیہ لٹریچر کے قارئین محترم پروفیسر راجہ نصر اللہ خان صاحب سے خوب واقف ہیں آپ ایک عرصے سے نہایت مفید اور معلوماتی مضامین سلسلہ کے اخبارات و جرائد میں شائع کرتے رہتے ہیں ۔ اس شمارے میں آپ کا مضمون "بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا" کی قسط نمبر ۶ شائع کی گئی ہے ۔ انگریزی میں اس کا عنوان ہے ۔ ہاؤ دی ویسٹ واز ون (HOW THE WEST WAS WON) مغرب کو کس طرح تسخیر کیا گیا ۔

خلیج کے بحران پر اقوام عالم کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو دردمندانہ مشورے دیئے ہیں ۔ اور اور حضور کا جو خطبہ سنہری حروف سے لکھا جانے والا اور انقلاب آفریں اور تاریخی کہلانے کا حقدار ہے اس کا مکمل متن اس شمارے میں شامل کیا گیا ہے ۔ ہماری دعا ہے کہ ہماری جماعت کا ہر نوجوان خالد کو پڑھے ۔ اور اس سے پورا پورا استفادہ کرے ۔ اے خدا تو ایسا ہی کر ۔

تشحیذ الاذہان

اوپر ہم نے لکھا ہے کہ ماہنامہ خالد پاکستان میں احمدی جرائد میں سے کمپیوٹر پر کمپوز ہونے والا منفرد پرچہ ہے لیکن جب تشحیذ الاذہان پر نظر پڑی تو اسے بھی کمپیوٹر پر ہی کمپوز کیا گیا پایا ۔ دراصل یہ دونوں پرچے خالد اور تشحیذ الاذہان خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام شائع ہوتے ہیں ۔ خالد کے ایڈیٹر مبشر احمد ایاز ہیں اور تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر فضیل عیاض احمد اور یہ دونوں پرچے خدام الاحمدیہ کے کمپیوٹر پر کمپوز ہوتے ہیں ۔ تشحیذ الاذہان کے اپریل کے شمارے میں اداریہ کا عنوان ہے "جنگ اور بچے" اور اس میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ جنگ میں معصوم بچوں کا کوئی قصور نہ ہونے کے باوجود ان میں سے بہت سے ہلاکت کے منہ میں چلے جاتے ہیں ۔ اس سے آگے حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تکبر کے بت پاش پاش کئے جانے کا ذکر ہے اور یہ بھی کہ توحید خالق کی ٹھنڈی ہوا چلے گی بادِ بہار کے جھونکے آئیں گے ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پنج وقتہ نمازوں کے متعلق ایک اقتباس ہے اور رمضان المبارک کے بارے میں حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات ۔ عید کے متعلق حضرت امام جماعت کیا فرماتے ہیں : ایک اقتباس اس موضوع پر شامل اشاعت ہے ۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات تحریر کرنا شروع کئے ہیں چنانچہ اس کی پہلی قسط اس شمارے میں شامل ہے ۔ اس میں پیدائش اور رضاعت کا ذکر ہے مکرم مجیب اصغر صاحب صدر شمالی ربوہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے سفر کا ذکر کیا ہے ۔ اور مکرم امان اللہ صاحب امجد نے آپ بیتی کے طور پر "میں اسامہ بن زید ہوں" پر مضمون تحریر کیا ہے ۔ جس میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سیرت ، پابندی عہد ، اقوال نبوی کا ذخیرہ اور پابندی سنت کے عنوانات ہیں ۔ ایک سلسلہ سچی کہانیوں کا بھی ہے ۔ جس میں پہلی اعجازِ انکساری دوسرا پڑوسی کا حق اور اس کے بعد محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی دو نظمیں گھر ۔ تصور اور گھر حقیقت پیش کی گئی ہیں ۔ عبدالاعلیٰ صاحب نجم الثاقب جو سائنس کے طالب علم ہیں نے "سمندر کی گہرائی میں" کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا ہے ۔ اس کے بعد مکرمی میر اللہ بخش صاحب تسنیم راہوالی کی ایک نظم بھی پیش کی گئی ہے مکرم ایڈیٹر صاحب نے قارئین کے سوالات کے جوابات "آپ نے پوچھا" کے عنوان سے دیئے ہیں ۔ اس کے بعد خالد رشید گوندل نے سائنسی اصول پیش کیا ہے ۔ اور امۃ النصیر رشدی صاحبہ نے "امتحان میں ناکامی" بچوں کو ہنسنے ہنسانے کا موقعہ دینے کے لئے خبر نامہ تشحیذ سے پہلے "بس ذرا سا ہنس لیجئے" میں چند ایک لطیفے پیش کئے گئے ہیں ۔ ہماری خواہش ہے کہ تمام بچے تشحیذ الاذہان کا مطالعہ کریں ۔

بقیہ : صٓ ۳ سے آگے

کے گذارہ کی صورت ہوتی رہے گی ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کام کو اتنا وسیع کیا جائے کہ نہ صرف قادیان میں بلکہ بیرونی جماعتوں میں بھی کوئی بیوہ اور غریب عورت ایسی نہ رہے جو کام نہ ملنے کی وجہ سے بھوکی رہتی ہو ۔ ہمارے ملک میں یہ ایک بہت بڑا عیب ہے کہ وہ بھوکا رہنا پسند کریں گے مگر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے ۔ یہ ایک بہت بڑا نقص ہے جس کی اصلاح ہونی چاہیئے اور یہ اصلاح اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہر شخص یہ عہد کرے ۔ کہ وہ مانگ کر نہیں کھائے گا ۔ بلکہ کما کر کھائے گا ۔ اگر کوئی شخص کام کو عیب سمجھتا اور پھر بھوکا رہتا ہے ۔ تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ۔ لیکن اگر ایک شخص کام کے لئے تیار ہو لیکن بوجہ کام نہ ملنے کے وہ بھوکا رہتا ہو تو یہ جماعت اور قوم پر ایک خطرناک الزام اور اسکی بڑی ہتک اور سبکی ہے ۔ پس کام مہیا کرنا جماعتوں کے ذمہ ہے لیکن جو لوگ کام نہ کریں ۔ اور سستی کر کے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالیں ان کی ذمہ داری جماعت پر نہیں بلکہ ان کے اپنے نفسوں پر ہے ۔ کہ انہوں نے باوجود کام ملنے کے محض نفس کے کسل کی وجہ سے کام کرنا پسند نہ کیا اور بھوکا رہنا گوارا کر لیا ۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء)

پردہ

○ یہ احمدی مستورات کا فرض ہے کہ دنیا پر ثابت کر دیں کہ باوجود پردہ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ہم کسی بھی طرح ترقی کرنے اور نیکیوں کے کرنے سے محروم نہیں رہے ۔

○ پردہ صرف ظاہری باریکیوں اور تفاصیل کی وضاحت کا نام نہیں ۔ پردہ کی روح کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے ۔

○ وہ برقعہ پوش خواتین جو نازیبا نامناسب حرکات کر رہی ہوں وہ درحقیقت پردہ نہیں کر رہی ہوتیں ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ___ چوہدری محمد اقبال

مکرم چوہدری فقیر اللہ صاحب

چوہدری فقیر اللہ صاحب امیر جماعت سانگلہ ہل (۲۷ سال تک) گذشتہ سال اکتوبر میں وفات پا گئے وہ عاجز کے چچا تھے۔

آپ ۱۹۰۹ء میں لودھی ننگل ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ قوم بدلیشہ جٹ میں سے تھے آپ نے ۹ سال کی عمر میں اپنے والد چوہدری الہ دین صاحب (مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) کی معیت میں بیعت کی تھی۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے کچھ عرصہ قادیان گذارا جہاں بطور والنٹیئر حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ماتحت اُن کے کلرک کی ڈیوٹی دی۔ بعد ازاں آپ محکمہ امداد باہمی میں سب انسپکٹر ملازم ہو گئے۔ دورانِ ملازمت آپ جہاں بھی گئے وہاں مقامی جماعت کے فعال ممبر بن کر رہے۔

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے الیکشن کی مہم کے دوران آپ نے اپنی محنت اور قابلیت سے لوگوں کو متاثر کیا۔ اس ضمن میں آپ نے عاجز کو بتایا کہ مہم کے دوران ایک جگہ میرا جانا ضروری تھا۔ لیکن راستے میں سخت خطرہ تھا چنانچہ خطرہ کے پیش نظر جماعت کے تیسرے امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ تعالےٰ اُن پر رحم فرمائے)۔ مجھے خود اپنی جیپ میں وہاں لے گئے۔

تقسیم ملک سے کچھ عرصہ پہلے آپ کی سانگلہ ہل میں ٹرانسفر ہو گئی تھی۔ تقسیم کے بعد جب حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) لاہور تشریف لائے تو چچا جان بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسوقت حضور کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی کہ ضلع گورداسپور میں مختلف کیمپوں میں پڑے ہوئے مہاجرین خوراک سے محروم ہیں۔ چچا جان نے یہ واقعہ سناتے ہوئے بتایا اس پر حضور سخت فکرمند ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ فوراً روٹی تیار کی جائے آناً فاناً روٹی تیار کی گئی اور ہوائی جہاز میں لادی گئی۔ حضرت نواب عبداللہ خان صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ چوہدری صاحب آپ جہاز میں بیٹھیں اور کیمپوں پر روٹی گرائیں۔ میں بہت گھبرایا کہ کبھی جہاز میں نہیں بیٹھا تھا لیکن تعمیلِ ارشاد میں فوراً جہاز میں سوار ہو گیا۔ سید محمد احمد صاحب پائلٹ تھے ہم نے روٹی گرانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ واپسی کے سفر میں سیالکوٹ اُتر گیا جہاں میں نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو پوری رپورٹ دی انہوں نے گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر کی توجہ اس طرف مبذول کروائی۔ جس سے بعد ازاں حالت کچھ بہتر ہو گئی۔ چچا جان نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان سے مہاجرین کو لانے کیلئے کنوائے بھیجنے کا پروگرام درحقیقت حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) نے بنایا تھا۔ مسلمانوں کی حضور نے بہت خدمت کی یہ الگ بات کہ آج کے لوگ ان نیکیوں کو بھلا بیٹھے ہیں

تقسیم ملک سے کچھ عرصہ قبل چچا جان کی سانگلہ ہل میں ٹرانسفر جماعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس شہر میں پہلے کوئی جماعت نہ تھی اب احمدی مہاجرین آنا شروع ہو گئے۔ چچا جان ان کی مہمان نوازی کرتے رہے اور ان کو گھروں میں بساتے رہے مکانات، دکانیں اور زمینیں الاٹ کروائیں۔ پٹواری، قانونگو، تحصیلدار، تھانہ، کچہری غرضیکہ جس کے پاس اور جہاں بھی جانا ضروری ہوتا احمدیوں کے کاموں کے لئے رات دن جاتے۔ اکثر اپنی جیب سے خرچ کرتے۔

چند مہینوں میں اچھی خاصی تعداد میں احمدی گھرانے آباد ہو گئے۔ شروع شروع میں احمدی احباب پرائیویٹ رہائش گاہوں پر نمازیں ادا کرتے۔ پھر چچا جان کی نظر سرکلر روڈ کے بارونق علاقے میں ایک پلاٹ پر پڑی۔ آپ نے اسے الاٹ کروایا اور احمدیہ بیت کی تعمیر شروع کروا دی جو اب ایک دیدہ زیب شکل اختیار کر گئی ہے۔ مربی صاحب کا کوارٹر بھی ساتھ ہے اور دس بارہ دوکانیں بھی اس میں شامل ہیں تعمیر کا زیادہ خرچ بھی خود ادا کیا۔

جماعت احمدیہ سانگلہ ہل کے سب سے پہلے امیر چوہدری منظور حسین صاحب تھے۔ ۱۹۵۳ء کے نازک حالات میں چوہدری منظور حسین صاحب اور چوہدری فقیر اللہ صاحب نے مل کر جماعت کو جلوسوں کے اچانک حملوں سے بچانے کا بہت اچھا انتظام کیا۔ مخالف کھلم کھلا جلسوں میں مطالبہ کرتے کہ چوہدری فقیر اللہ کو گرفتار کیا جائے

۱۹۷۴ء کے نازک دور میں بھی آپ نے جماعت کی بہت خدمت کی مخالفین کی کئی سازشوں کو ناکام کیا۔ جماعت کے مربی صاحب اور چند خدام ایک سنگین مقدمہ میں گرفتار ہو گئے تھے۔ ان کی ضمانتیں کروانے میں کامیابی حاصل کی۔ ان کے خلاف مقدمہ تین سال تک چلا جو آپ نے بڑی قابلیت سے لڑا اور سب کو باعزت بری کروایا۔ غریب اور کمزور احمدیوں کا بہت خیال رکھتے کچہری اور عدالت ہر جگہ مدد کرتے

سانگلہ ہل میں ایک درویش طبع احمدی بزرگ سید عنایت شاہ صاحب رہا کرتے تھے۔ جو لاوارث تھے۔ وہ بیمار ہو گئے تو اُن کی خوراک علاج اور خدمت کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔ شاہ صاحب بوجہ لاغری بعض دفعہ بستر پر پیشاب و پاخانہ کر دیتے۔ چچا جان اپنے ہاتھ سے ان کا بستر دھوتے اور کسی دوسرے کو یہ کام نہ دیتے تھے۔

یہ اس شخص کا حال ہے جو بہت نفیس طبیعت کا مالک تھا۔ جس نے زندگی بھر سفید براق اور نہایت اجلا لباس پہنا اور ساری زندگی شاپنگ کے لئے معمولی پلاسٹک کا تھیلا بھی ہاتھ میں نہ پکڑا۔ ہم نے آپ کو کبھی شاپنگ کرتے نہیں دیکھا۔

کئی غریب رشتہ دار مستقل آپ کے گھر میں رہتے تھے۔ بعض رشتہ دار بچیوں کی شادی بھی خود کروائی۔ چچا جان کی اولاد میں ایک فرزند اور دو بیٹیاں ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔ آپ کے بیٹے چوہدری داؤد احمد صاحب اس وقت جماعت سانگلہ ہل کے امیر ہیں۔

چچا جان اس وقت بہشتی مقبرہ میں آسودہ ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اُن کے درجات بلند کرے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

پیشہ نہیں کہ جس کو آدمی دلیری کے ساتھ اختیار کرے۔ اور بددیانتی کرنے پر مجبور ہو۔ ہمیشہ دل کی کمزوری انسان کو بدی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ وہ مصائب کا زیادہ دیر تک مقابلہ نہیں کر سکتا اور بعض دفعہ عین اسی وقت نیکی کے درخت کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے جبکہ وہ شگوفہ نکالنے کے لئے تیار ہی ہوتا ہے۔ امتحان کا خیال نہ چھوڑیں ایسا نہ ہو کہ مقدمات کی طرف توجہ کرتے اس کو بھول جائیں۔

خاکسار
نواب الدین
افسر ڈاک ۲۱-۱۱-۲۵۔

ابتدا میں خاکسار کو اپنے کام میں کثیر مشکلات پیش آئیں اور حضور ہمیشہ اس غلام پر شفقت اور مہربانی فرماتے رہے اور خدا تعالیٰ نے مندرجہ بالا خط کے مضمون کی برکت سے مجھ پر بڑے فضل فرمائے۔ جن کی تفصیل بڑی ہے۔ مختصر یہ کہ غمرت ایادی الفیض وجہ رجائی۔

(مطبوعہ الفضل)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دُعا:۔ مکرم میاں محمد خان صاحب آف وزیر آباد کے بائیں حصہ پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ ان کی حالت انتہائی تشویشناک ہے اس وقت لاہور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد انور ہاشمی چیف سینٹری انسپکٹر کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ ایک عرصہ سے جوڑوں اور پٹھوں کے دردوں سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ خود بیٹھنے اور کھڑے ہونے سے بھی قاصر ہیں۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال:۔ مکرم ملک فتح محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تقریباً ۲ ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ یکم اپریل ۹۱ء بروز سوموار ۳-۳۰ بعد دوپہر فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ نماز جنازہ بیت المہدی میں ادا کی گئی۔ قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

○ منڈی بہاؤالدین کے ایک مخلص احمدی مکرم الحاج احمد صاحب باجوہ (شاہ تاج شوگر ملز) یکم اپریل ۱۹۹۱ء کو بوقت سحری اچانک دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مکرم نسیم احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھائی۔ جسمیں احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

○ مکرم عبدالاکبر خان صاحب شکور پارک ربوہ کی ہمشیرہ عزیزہ خاتون صاحبہ مورخہ ۱۵ فروری بروز جمعۃ المبارک حیات آباد پشاور میں وفات پا گئیں۔ ان کی تدفین اگلے روز ۴ بجے سہ پہر وزیر باغ پشاور میں عمل میں آئی۔

احباب ان سب کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

معاذ اینڈ کمپنی
سوسان روڈ۔ مدینہ ٹاؤن۔ فیصل آباد
فون ___ ۴۳۱۲۷
باتھ روم ٹائلز۔ سینٹری ویئرز۔ سینٹری فٹنگز۔ نیشنل ٹائلز نیو سٹائل ٹائلز برائے فرش و فیس کے لئے خدمت کا موقعہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

ملیحہ احمد بنت عبدالوہاب احمد صاحب
تحریک جدید کوارٹرز۔ ربوہ

عبدالحئی ابن حمید اللہ صاحب
۱۰/۳۹ دارالیمن شرقی۔ ربوہ

مصلحہ داؤد بنت محمد داؤد منیر صاحب
ہیوسٹن امریکہ

صبیحۃ المنعم بنت عبدالرشید صاحب انور
مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ

رضوانہ المسعود بنت خالد مسعود صاحب
دارالنصر غربی۔ ربوہ

مصور احمد ابن شکور احمد
دارالصدر غربی۔ ربوہ

نوید احمد ظفر ابن مجید احمد بشیر صاحب
۱۲/۱۳ بیت الحبیب دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

مبارک احمد ملک ابن ملک عطاء الرحمن صاحب
دوالمیال ضلع چکوال

انعام الٰہی ابن احسان الٰہی صاحب
کھاریاں شہر

شاہد احمد ابن بشیر احمد صاحب
چک محسن شاہ ضلع خانیوال

محمد کاشف ابن محمد نسیم تبسم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
دارالنصر غربی۔ ربوہ

عزیز الدین احمد ابن نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ
کھاریاں ضلع گجرات

سعید الدین احمد ابن حنیف احمد محمود صاحب
۱۲/۱۳ بیت الحبیب دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

ناصرہ محمود بنت طارق محمود
فیصل آباد

مبشر احمد خالد ابن میاں مقبول احمد ناصر ایڈووکیٹ
چشتیاں ضلع بہاولنگر

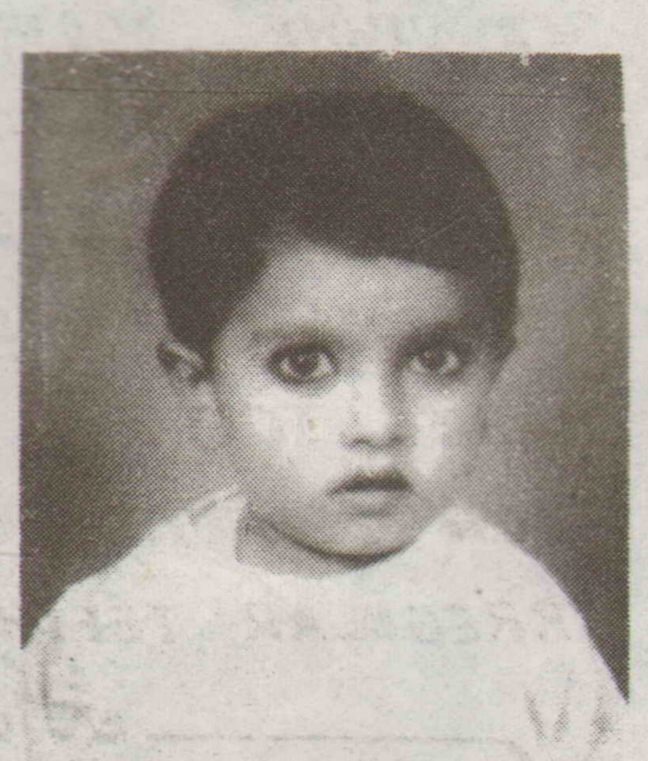

نبیل احمد طاہر ابن احمد علی صاحب
احمد نگر۔ چنیوٹ

ثناء اللہ ابن شریف احمد صاحب
چک نمبر ۲۶۱ ادھووالی ضلع فیصل آباد

مبالل احمد ابن ظہور الدین صاحب بابر
پرنسپل کمرشل انسٹی ٹیوٹ چنیوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضور انور کے منظور کردہ منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد ۳۰۰/- ماہوار سے سات صد ۷۰۰/- تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

۲۔ دارالاکرام

حضور کے ارشاد کے تحت ربوہ میں ایک ادارہ دارالاکرام کے نام سے کھولا جا رہا ہے اس کی عمارت بفضلہ تعالیٰ بیوت الحمد کے ساتھ تیار ہو چکی ہے۔

اس ادارہ میں ایسے مستحق یتامیٰ داخل کئے جائیں گے۔ جن کی تعلیم و تربیت کا فریضہ کسی طور بھی انفرادی سطح پر ناممکن ہو۔ اور جماعتی تربیت کے تحت ان کی پرورش اور تعلیم مقصود ہو۔ اگر آپ کے حلقہ میں کوئی ایسا مستحق یتیم طالب علم ہو جس کے لئے اس مرکزی بورڈنگ میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا مفید اور مناسب اور ضروری ہو تو ایسے یتامیٰ کے مکمّل کوائف مقامی انتظامِ جماعت کی تصدیق اور امارت کی سفارش کے ساتھ مرکز کو بھجوائیں۔

امراء اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ امارت میں تفصیلی جائزہ لے کر ایسے بچوں کے مکمّل کوائف اپنی تصدیق اور سفارش کے ساتھ مرکز کو ارسال کریں۔

ایسے کوائف زیادہ سے زیادہ ۱۵ مارچ ۱۹۹۱ء تک بھجوا دیں۔

(سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

بقیہ: صا سے آگے

نہیں ہو سکتا۔ پس دعا تدبیر کا ایک لازمی حصّہ ہے بلکہ یہ بھی ایک تدبیر ہی ہے۔ ایک تدبیر ہم مادی ذرائع سے کرتے ہیں۔ اور ایک تدبیر ہم دعا کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اشیاء میں اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہم کوئی تدبیر کرتے ہیں تو اسی کا فضل شاملِ حال اس رنگ میں ہوتا ہے کہ دنیا میں بھی وہ کامیاب ہوتا ہے اور اخروی زندگی میں بھی۔ لیکن جو لوگ ایسے ہیں کہ جن کی ساری کوششیں اسی دنیا میں گُم ہو گئیں اور ان کی ساری زندگیاں اسی دنیا کے لئے ہو گئیں جنہوں نے اپنے پیدا کرنے والے رب کو بھلا دیا اور اس سے نہ کسی خیر کی امید چاہی اور نہ کوئی خیر انہیں ملی۔ اس دنیا کی تدبیر کے نتیجہ میں صرف اس دنیا کی کامیابیاں انہیں رحیمیت کے طفیل حاصل ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے اس قسم کے جلوے روز ہمیں نظر آتے ہیں۔ پس بعض خدائے رحیم سے محض دنیا کے فوائد حاصل کرتے ہیں (اس کے وعدہ کے مطابق) بعض وہ بھی ہیں جو اپنے خدائے رحیم سے اس دنیا کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں اور اُخروی زندگی کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس یقینِ کامل پر قائم ہوتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے لینا ہے اپنے ربّ سے لینا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷۔ جون ۱۹۶۸ء)

مُلکی خبریں

○ پاکستان نے اس سال ساٹھ کروڑ روپے کا اسلحہ برآمد کیا ہے۔ آئندہ کے لئے ۹۰ کروڑ روپے کے اسلحہ کی تیاری کے نئے آرڈر موصول ہو چکے ہیں۔ پاکستان آرڈی ننس فیکٹری دفاعی پیداوار میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

○ شریعت بل پر غور کرنے کے لئے مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو نے ایک کمیٹی بنا دی ہے یہ کمیٹی چار ہفتے کے اندر اندر مسلم لیگ کے صدر کو رپورٹ پیش کر دے گی۔

قومی اسمبلی میں خواتین کی نشستوں کا خاتمہ غیر آئینی ہے۔ اس بارے میں لاہور ہائی کورٹ میں حاجی سیف اللہ خان کی اہلیہ نے رٹ درخواست دائر کر دی ہے۔

○ پنجاب حکومت نے اغوا برائے تاوان رہزنی، ڈکیتی اور دوسرے جرائم کی فوری سزا دینے کے لئے خصوصی عدالتیں قائم کرنے کی سفارش کر دی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو جدہ پہنچ گئی ہیں وہ وہیں عید منائیں گی اور عید کے بعد لندن چلی جائیں گی۔ جہاں ان کے دونوں بچے موجود ہیں۔

○ سندھ میں اغوا ہونے والے جاپانی طالب علموں کی رہائی کے لئے سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ اس ضمن میں تفصیلات کو راز میں رکھا جا رہا ہے۔

پنکھے۔ یونس فین۔ فائیو سٹار فین۔ عظیم فین
حسن ٹریڈرز فون ۴۵۴

صاحبِ اولاد

اپنے پھول سے بچّوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	۔ چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	۳۵/-	۔ بول بستری کورس
MITTI CHHOURE COURSE	۲۰/-	۔ مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	۳۰/-	۔ بے بی گروتھ کورس
MARASMAS COURSE	۵۰/-	۔ سوکھا پن کورس
BABY TONIC	۱۰/-	۔ بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	۔ آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-	۔ بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن

تین صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: ۶۰۶، ۷۷۱

غیر مُلکی خبریں

○ اسرائیل نے نیم خود مختار فلسطینی مملکت کے قیام کی تجویز پیش کر دی ہے۔ اس کے تحت خارجہ اور دفاع کی وزارتیں اسرائیل کے کنٹرول میں ہوں گی اور دیگر اختیارات فلسطینی وزراء کے ہاتھ میں ہوں گے۔ تاہم فلسطینی مملکت اپنی پولیس رکھنے کی مجاز ہو گی مگر مسلح افواج اسرائیل کے کنٹرول میں ہوں گی اسرائیلی وزیراعظم نے کہا ہے کہ مذاکرات کے بعد فلسطینیوں کو مزید امور بھی سونپے جا سکتے ہیں۔

○ کردوں کی حالت زار کی خبریں برابر موصول ہو رہی ہیں بھوک کے پناہ گزینوں نے برستی گولیوں کے باوجود خوراک کے گودام زبردستی لوٹ لئے۔

○ روس نے بھاری مقدار میں اپنا فاضل اسلحہ کابل کی انتظامیہ کے حوالے کر دیا ہے۔ اس میں فوجی طیارے۔ سکڈ میزائیل گن شپ ہیلی کاپٹر رائفلیں اور بھاری مقدار میں گولہ بارود شامل ہے۔ اس کے علاوہ افغانستان کو روس کی طرف سے دو کھرب ڈالر سالانہ کی امداد بھی دی جا رہی ہے۔

○ افغان انتظامیہ کے سربراہ نجیب اللہ نے کہا ہے کہ وہ امن مذاکرات کا خیر مقدم کریں گے۔ انہوں نے صدر بش سے کہا کہ وہ پاکستان پر دباؤ ڈالیں کہ افغانستان کے خلاف سازشیں بند کر دے۔

○ بھارت اس سال کے دوران ۸۰ ارب ڈالر کا مقروض ہو جائے گا۔ زرِ مبادلہ کے ذخائر خطرناک حد تک گر گئے ہیں۔ حکومت ضبط شدہ سونے سے استفادہ کرنے پر غور کر رہی ہے۔

○ عراق سے آنے والے کرد پناہ گزینوں کی میلوں لمبی قطاروں نے ایرانی حکومت کو پریشان کر کے رکھ دیا ہے۔